کا نام (ہامان) رکھا ہوا تھا اور ہامان فرعون کے ساتھ حضرت موسٰے کے سامنے غرق ہوا تھا۔ حالانکہ مولانا مرحوم مرزا صاحب سے کئی سال تک پیچھے زندہ رہے۔ فللہ الحمد۔

احمدی دوستو! مسیح موعود ہو، مہدی مسعود ہو، کرشن اوہر گوپال ہو مگر بات ایک بھی سچی نہ ہو۔ آہ ؎

جو دلدار بنتے ہو یہ تو بتاؤ!
کبھی تم نے دل خوش کیا ہے کسی کا؟

نمونہ اجتہادِ مرزا صاحب

مولوی مہر الدین صاحب کے قلم سے

(گذشتہ سے پیوستہ)

مرزا صاحب نے حدیث "لا مهدی الا عیسٰی" کو ابن ماجہ میں تلاش تو کر لیا۔ مگر وہیں ایک حدیث اور بھی موجود تھی۔ کاش اس پر بھی اُن کی نظر پڑجاتی اور اس کے معنے بھی بیان فرما دیتے۔ جس سے ناظرین کو دوبالا لطف آتا۔ مگر اس کو اُنہوں نے اگر دیکھا بھی ہے تو نظر انداز کر دیا۔ اس لئے کہ وہ تو مہدی کے ساتھ اس زمانے کے عیسٰے کو بھی رخصت کر رہی ہے۔ وہ حدیث یہ ہے۔

عن ابی امامة الباہلی قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم × × × × یا عبد اللہ المسلم ھذا یہودی فتعال اقتلہ۔ رواہ ابن ماجة۔

"(یعنی) آنحضرت نے ایک روز اکثر دجال ہی کا بیان فرمایا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جو لوگ دجال کے مقابل ہونگے اُن کا امام ایک مرد صالح ہوگا صبح کی نماز پڑھانے کیلئے وہ آگے بڑھیگا کہ عیسٰے ابن مریم اُتر آئینگے۔ امام

پیچھے ہٹیگا تاکہ عیسٰے علیہ السلام امامت کریں۔ مگر وہ کہیں گے کہ تم ہی نماز پڑھاؤ۔ چنانچہ وہ نماز پڑھائیگا۔ بعد فراغ عیسٰے علیہ السلام کہینگے دروازہ کھولدو۔ اس وقت دجال ستر ہزار یہود کے ساتھ وہاں موجود ہوگا۔ جب وہ عیسٰے علیہ السلام کو دیکھیگا تو کمال اضمحلال کی حالت میں بھاگے گا عیسٰے علیہ السلام کہینگے تو مجھ سے بھاگ نہیں سکتا ایک وار میرا تجھ پر ضرور ہوگا۔ چنانچہ اس کا پیچھا کر کے لُد کے شرقی دروازہ کے پاس اس کو قتل کرینگے۔ اور خدائے تعالے یہودیوں کو ہزیمت دیگا۔ اور کیفیت یہ ہوگی کہ جس چیز کے پیچھے کوئی یہودی چھپیگا خواہ وہ پتھر ہو یا جھاڑ یا دیوار یا جانور، وہ چیز باواز بلند کہیگی اے خدا کے بندے مسلمان یہاں یہودی چھپا ہے آکر اس کو قتل کر ڈال۔ صرف غرقد کا جھاڑ خبر نہ دیگا کیونکہ وہ انہی کا ہے "

اب بجائے مرزا صاحب ان کے جانشین مرزا محمود احمد صاحب بتائیں کہ وہ کون لوگ تھے جو دجال کے مقابل ہو گئے تھے؟ اور اُن کا کون امام تھا جس کی توصیف آنحضرتؐ نے کی ہے۔ اور کونسی صبح کی نماز کیلئے وہ کھڑا تھا جو مرزا صاحب اُتر آئے اور اس کے پیچھے نماز پڑھی؟ اور کونسی مسجد کا دروازہ کھولنے کو کہا جس کے پاس دجال ستر ہزار مسلح یہود کو لیکر کھڑا تھا؟ اور کس کے پیچھے دوڑ کر مرزا صاحب نے لُد کے دروازہ پر قتل کر ڈالا؟ اور کونسے یہودیوں کو ہزیمت ہوئی؟ اور سب مارے گئے؟ اور کس روز مرزا صاحب اور اُن کے ہمراہی سے حجر و شجر نے باتیں کیں؟

یوں تو مرزا صاحب مسلمانوں کو یہود قرار دے ہی چکے ہیں۔ محمود صاحب کہدینگے کہ اُنہوں نے ان کو ہزیمت دی۔ مگر یہ خلاف واقعہ ہے، اس لئے کہ کئی وقائع سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمیشہ مرزا صاحب ہی کو ہزیمت ہوا کی۔ اور بجائے اس کے کہ دجال کو قتل کریں اگر دل سے نہیں زبان سے تو ضرور اس کے مدح خوان۔ شکر گزار اور دعا گو رہے۔ کیونکہ دجال اُنہوں نے انگریزوں کو قرار دیا ہے اور ریل

کو اُن کا گدھا۔ باوجود اس کے انگریزوں کی فتح کی دعا کی ہے اور کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔(ازالہ اوہام خورد ص ۵۰۹/۲۴۳)

مرزا صاحب ازالہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"احادیث نبویہ کا لب لباب یہ ہے جو آنحضرت فرماتے ہیں کہ جب تم آخری زمانے میں یہودیوں کی طرح چال چلن خراب کروگے تو تمہارے درست کرنے کیلئے عیسےٰ بن مریم آئیگا۔ یعنی تم اپنی شرارتوں کی وجہ سے یہودی بنجاؤ گے تو میں عیسےٰ ابن مریم کسی کو بنا کر تمہاری طرف بھیجونگا۔ اور جب تم اشد سرکشیوں کی وجہ سے سیاست کے لائق ٹھیر جاؤ گے تو محمد ابن عبداللہ ظہور کریگا جو مہدی ہے۔

واضح رہے کہ یہ دونوں وعدے کہ محمد ابن عبداللہ آئیگا یا عیسےٰ بن مریم آئیگا دراصل اپنی مراد و مطلب میں ہم شکل ہیں۔ محمد ابن عبداللہ کے آنے سے مقصود یہ ہے کہ جب دنیا میں ایسی حالت میں ہو جائیگی جو اپنی درستی کیلئے سیاست کی محتاج ہوگی تو اسوقت کوئی شخص مثیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو کر ظاہر ہوگا۔ اور یہ ضرور نہیں کہ درحقیقت اس کا نام محمد ابن عبداللہ ہو۔ بلکہ احادیث کا مطلب یہ ہے کہ خدائے تعالےٰ کے نزدیک اس کا نام محمد ابن عبداللہ ہوگا۔ کیونکہ وہ آنحضرتؐ کا مثیل بنکر آئیگا۔" (ص ۵۷۲)

خوب! مرزا صاحب نے دیکھا کہ اہل اسلام احادیث کو دیکھکر اس بات پر اڑینگے کہ امام مہدی جن کا نام محمد ابن عبداللہ ہوگا اور اُن کی وہ علامتیں ہونگی جو احادیث میں مصرح ہیں، اُن کا وجود ضروری ہے۔ اس لئے اُنہوں نے تقریر سابق میں یہ طریقہ اختیار کیا کہ ممکن ہے کئی مہدی آئے ہوں اور امام محمد بھی آجائیں۔ نہ اُن کے وجود سے غرض ہے نہ عدم سے مطلب، ہمیں اپنی عیسویت سے کام ہے۔ اس میں صرف ابلہ فریبی مقصود تھی ورنہ اُن کا مقصود اصلی تو یہ ہے

کہ وہ صرف عیسےٰ ہی نہیں بلکہ مہدی بھی ہیں۔ انہوں نے دیکھا کہ جہلا تو سب کچھ مان لینگے مگر علماء سے پیچھا چھڑانا مشکل ہے۔ اس لئے یہ راہ گریز بنا رکھی کہ ہم نے تو مہدی کے آنے کا بھی اقرار کر لیا ہے۔ پھر اپنی عیسویت کا ثبوت یوں دیتے ہیں کہ جو لوگ یہودی بن گئے تھے اُن کی اصلاح کیلئے آئے ہیں اور مہدویت کا یہ ثبوت کہ لوگ سیاست کے قابل ہو گئے تھے۔ اس لئے آنحضرت کے مثیل بنکر آئے ہیں اور مہدی ہیں۔ ہرچند اس مقام میں اس کا ذکر نہیں کیا مگر یہ تو کہدیا کہ اُس وقت کوئی شخص مثیل حضرت محمد کا ہو کر ظاہر ہوگا جو مہدی ہے۔ اور یہ ضرور نہیں کہ اس کا نام بھی محمد ابن عبد اللہ ہو۔ اور براہین احمدیہ اور ازالۃ الاوہام میں بکرات و مرات لکھ چکے ہیں کہ میں مثیل آنحضرتؐ کا ہوں۔ بلکہ دعویٰ یہ ہے کہ بروزی طور پر حضرت ہی تشریف فرما ہوئے ہیں۔ جیسا کہ اس قول سے بھی ظاہر ہے جو ابھی نقل کیا گیا کہ "ایسا شخص جس کو مسیح کہنا چاہئے کیا وہ مہدی نہیں"۔ لیجئے خود ہی عیسےٰ بھی ہو گئے اور خود ہی مہدی بھی ہیں۔ اور جتنی حدیثیں امام مہدی کے حسب و نسب وغیرہ خصوصیات کی تھیں سب بیکار ہو گئیں۔ اور مرزا صاحب کا قول سب کا ناسخ اُن کی امت نے قبول کر لیا۔

اب غور کیا جائے کہ مرزا صاحب جن یہودیوں کی اصلاح کیلئے آئے تھے ان کی اصلاح کی یا ان کو یہودی بنا دیا۔ یہود جو گمراہ سمجھے گئے تھے آخر اس کی وجہ یہی تھی کہ اُنہوں نے اپنے نبی کے ارشادوں کو چھوڑ کر اوروں کی باتوں کو مان لیا تھا جو اپنے دل سے تراش کر اُن کو فتوے دیا کرتے تھے۔ مرزا صاحب کا گروہ بھی یہی کر رہا ہے کہ مرزا صاحب کے قول کے مقابلہ میں وہ کسی حدیث کو نہیں مانتے۔ اور جن کو اپنا نبی تسلیم کرتے ہیں اُن کی باتوں کو قابل تسلیم نہیں سمجھتے۔ کیا اس سے بڑھکر کوئی سرکشی اور شرارت ہو سکتی ہے؟ مرزا صاحب نے نہایت سچ اور بالکل حسب حال فرمایا کہ بہت سے لوگ یہودی بن گئے اور ان کی سیاست کی ضرورت ہے۔ حق تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَإِنْ يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا